روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

ہفتہ 18 جون 2005ء 10 جمادی الاول 1426 ہجری 18 احسان 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 135

زبان میں نور کے حصول کی دعا

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اے اللہ میرے دل اور میری زبان میں نور بھردے۔ اور میرے کانوں میں اور میری آنکھوں میں بھی نور عطا کر اور میرے اوپر اور نیچے اور دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے اور میرے نفس میں نور رکھ دے اور مجھے نور کا وافر حصہ عطا فرما۔

(صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب الدعاء فی صلوٰۃ اللیل حدیث :1280)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میرے پیارے دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان وعرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذریت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیبہ سے اپنے دینی مہمات کے لئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت وطاقت ومقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے ان علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں۔ مجھ سے پوچھا گیا تھا کہ امریکہ اور یورپ میں تعلیم پھیلانے کے لئے کیا کرنا چاہئے کیا یہ مناسب ہے کہ بعض انگریزی خوان (۔) میں سے یورپ اور امریکہ میں جائیں اور وعظ اور منادی کے ذریعہ سے مقاصد (۔) ان لوگوں پر ظاہر کریں۔ لیکن میں عموماً اس کا جواب ہاں کے ساتھ کبھی نہیں دوں گا۔ میں ہرگز مناسب نہیں جانتا کہ ایسے لوگ جو (۔) تعلیم سے پورے طور پر واقف نہیں اور اس کی اعلیٰ درجہ کی خوبیوں سے بکلی بے خبر اور نیز زمانہ حال کی نکتہ چینیوں کے جوابات پر کامل طور پر حاوی نہیں ہیں اور نہ روح القدس سے تعلیم پانے والے ہیں وہ ہماری طرف سے وکیل ہو کر جائیں۔ میرے خیال میں ایسی کارروائی کا ضرر اس کے نفع سے اقرب اور اسرع الوقوع ہے الا ماشاء اللہ۔ (۔) ان اعتراضات کا کافی جواب دینے کے کسی منتخب آدمی کی ضرورت ہے جو ایک دریا معرفت کا اپنے صدر منشرح میں موجود رکھتا ہو جس کے معلومات کو خدائے تعالیٰ کے الہامی فیض نے بہت وسیع اور عمیق کر دیا ہو۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا کام ان لوگوں سے کب ہو سکتا ہے جن کی سماعی طور پر بھی نظر محیط نہیں اور ایسے سفیر اگر یورپ اور امریکہ میں جائیں تو کس کام کو انجام دیں گے اور مشکلات پیش کردہ کا کیا حل کریں گے۔ اور ممکن ہے کہ ان کے جاہلانہ جوابات کا اثر معکوس ہو جس سے وہ تھوڑا سا ولولہ اور شوق بھی جو حال میں امریکہ اور یورپ کے بعض منصف دلوں میں پیدا ہوا ہے جاتا رہے اور ایک بھاری شکست اور ناحق کی سبکی اور ناکامی کے ساتھ واپس ہوں۔ سو میری صلاح یہ ہے کہ بجائے ان وعظوں کے عمدہ عمدہ تالیفیں ان ملکوں میں بھیجی جائیں۔ اگر قوم بدل وجان میری مدد میں مصروف ہو تو میں چاہتا ہوں کہ ایک تفسیر بھی تیار کر کے اور انگریزی میں ترجمہ کرا کر ان کے پاس بھیجی جائے۔ میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ یہ میرا کام ہے دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہوگا جیسا مجھ سے یا جیسا اس سے جو میری شاخ ہے اور مجھ ہی میں داخل ہے۔ ہاں اس قدر میں پسند کرتا ہوں کہ ان کتابوں کے تقسیم کرنے کے لئے یا ان لوگوں کے خیالات اور اعتراضات کو ہم تک پہنچانے کی غرض سے چند آدمی ان ملکوں میں بھیجے جائیں جو امامت اور مولویت کا دعویٰ نہ کریں بلکہ ظاہر کر دیں کہ ہم اس لئے بھیجے گئے ہیں کہ تا کتابوں کو تقسیم کریں اور اپنے معلومات کی حد تک سمجھاویں اور مشکلات اور مباحث دقیقہ کا حل ان اماموں سے چاہیں جو اس کام کے لئے ملک ہند میں موجود ہیں۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 516)

بیوت الحمد منصوبہ میں مالی قربانی

بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 100 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ساڑھے پانچ صد سے زائد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

ماہر نفسیات کی آمد

مکرم فرید اسلم منہاس صاحب ماہر نفسیات مورخہ 3 جولائی 2005ء کو ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت منداحباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(وزٹنگ فیکلٹی) (visiting Faculty) کا اعلان ویب سائٹ پر بھی کیا جاتا ہے۔

(WWW.foh-rabwah.org)

(ایڈمنسٹریٹر)

امتحان وظائف لجنہ

شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ پاکستان کے تحت منعقد ہونے والے دونوں وظائف

(i) وظیفہ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ

(ii) وظیفہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

کا امتحان مورخہ 7/اگست 2005ء کو 9 بجے صبح لجنہ ہال میں منعقد ہوگا۔ تمام مجالس جن کی ممبرات امتحان دے رہی ہوں مقررہ تاریخ پر انہیں بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ پاکستان)

تبرکات

امر بالمعروف — وقت کی قدر کرو

از قلم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے منصب خلافت پر فائز ہونے سے قبل الفضل جاری فرمایا اور اس کے پہلے پرچہ میں 18 جون 1913ء کو امر بالمعروف کے مستقل عنوان کے تابع ''وقت کی قدر کرو'' کے عنوان سے مندرجہ ذیل مضمون سپرد قلم فرمایا جو ہدیہ قارئین ہے۔

پیشتر اس کے کہ مختلف قسم کی بدعات اور رسومات اور کمزوریوں پر مضامین کا سلسلہ شروع کیا جائے۔ میں اپنے بھائیوں کو ایک نہایت ضروری امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں اور وہ وقت کی قدر ہے۔ جو قومیں وقت کی قدر کرنا نہیں جانتیں اور اسے ضائع کرتی ہیں وہ کبھی بھی سرسبز وشاداب نہیں ہوتیں۔ اور ہمیشہ ذلیل و رسوا رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔(-) اگر تم شکرو تو مجھے قسم ہے کہ میں تم پر اپنے احسانات کو اور بھی وسیع کروں گا۔ اور اگر تم ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بھی سخت ہے۔ اس آیت کے ماتحت جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری کرتے ہیں سخت دکھ پاتے ہیں اور آخر وہ نعمت ان سے چھین لی جاتی ہے۔

اگر کوئی شخص مدت تک اپنے ہاتھ سے کام نہ لے تو ضرور ہے کہ کچھ مدت کے بعد وہ ہاتھ سوکھ جائے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اپنی آنکھوں کو بند رکھے اور ان سے کام نہ لے تو اس سے وہ نعمت چھین لی جاتی ہے اور کچھ مدت کے بعد اس کی آنکھیں جاتی رہتی ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں جو لوگ اپنے قویٰ سے کام لیتے رہتے ہیں وہ دن بدن اور زیادہ قوی ہوتے جاتے ہیں۔ آنکھوں کے استعمال کرنے والوں کی آنکھیں تیز ہو جاتی ہیں اور ورزش جسمانی کرنے والوں کی بدنی طاقت بہ نسبت ان کے جو ورزش نہیں کرتے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے جس قدر نعمتیں دی ہیں۔ جتنا انہیں برمحل استعمال کرو وہ ترقی ہی کرتی ہیں اور گھٹتی نہیں۔

پس جو لوگ وقت کی عظیم الشان نعمت کو استعمال نہیں کرتے یوں ہی ضائع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے وہ نعمت لے لیتا ہے اور بہت جلد ہلاک ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے(-) جو تو جھاگ ہوتی ہے وہ تو ناکارہ چلی جاتی ہے اور جو کچھ لوگوں کو نفع دیتا ہے وہ زمین میں قائم رہتا ہے۔ پس خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ صرف انہیں قوموں کو لمبی عمر دیتا ہے کہ جو اپنے اوقات کو مفید کاموں میں لگاتی ہیں ورنہ جو اپنے اوقات کو ضائع کرتی ہیں وہ کبھی زندہ نہیں رہ سکتیں بلکہ مر جاتی ہیں۔

ایک وقت ایسا تھا کہ ...... اپنے وقت کی قدر کرتے تھے اور باتوں میں ضائع نہیں کرتے تھے اور اگر آپس میں باتیں کرنے کا موقعہ ملتا بھی تو وہ ذکر الٰہی اور دین کے معاملات میں گفتگو شروع کر دیتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ خدا نے ان کو مدتوں تک زندہ رکھا اور جس نے ان کو ہلاک کرنا چاہا انہیں ہلاک کر دیا۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں مومنوں کی نسبت بیان فرماتا ہے (-) وہ لغو سے پرہیز کرتے ہیں لیکن آجکل کے (-) کی حالت یہ ہو رہی ہے کہ وہ اپنے اکثر اوقات لغو ہی میں صرف کر دیتے ہیں وہ نہیں دیکھتے کہ کس قدر عظیم الشان کام ان کے سپرد کئے گئے ہیں اور پھر یہ نہیں دیکھتے کہ کس قدر محدود عرصہ میں وہ سب کام انہیں کرنے ہیں۔ کچھ وقت تو سو کر خراب کر دیتے ہیں اور کچھ وقت ادھر ادھر کی باتوں میں خرچ کرتے ہیں۔ کچھ اپنے بناؤ سنگھار اور لباس کے درست کرنے میں کچھ تماشہ دیکھنے اور تفریح طبع میں۔ صبح سے شام تک ان کے اسی قسم کے شغل ہی ہیں۔ وقت کا صحیح استعمال ان میں بہت ہی کم پایا جاتا ہے۔ پھر یہ شکایت کیوں ہے کہ ہم ذلیل ہیں۔ ان غفلتوں کے باوجود ذلیل نہ ہوں تو اور کیا ہوں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ جو رات دن محنت کرتا اور اپنے وقت کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ وہ اور وہ برابر ہو جائیں جو وقت کو فضول خرچ کرتا ہے اور اس سے فائدہ نہیں اٹھاتا اور اسے غنیمت نہیں سمجھتا۔ جو کوشش نہیں کرتا وہ جیت کس طرح سکتا ہے جس نے بویا ہے وہی کاٹے گا اور جس نے درخت لگایا ہے وہی اس کے پھل چکھے گا۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ محنت تو ایک کرے اور پھل دوسرا کھائے۔

ہمارے لئے دو نمونے

ہمارے لئے تو دو نمونے بھی موجود ہیں۔ حضرت صاحب اس بیماری اور ضعف میں بھی سارا دن تصنیف وتالیف کے کام میں لگے رہتے تھے اور کسی وقت فارغ نہ بیٹھتے تھے اور جس وقت دیکھو دین کی فکر میں محو تھے۔ یہ تو ہے ہمارے امام کا نمونہ۔ دوسرا نمونہ اس کے خلیفہ کا ہے جو لوگ قادیان آتے جاتے رہتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ اس بڑھاپے میں حضرت خلیفۃ المسیح صبح سے شام تک علم کے حاصل کرنے اور علم پڑھانے میں کس طرح مشغول رہتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ ڈاکٹروں نے محنت سے منع کیا ہے مگر آپ ان دونوں شغلوں سے ایک دم فارغ نہیں رہ سکتے پس ان دو نمونوں کے ہوتے ہوئے اگر ہم اپنے اوقات کو ضائع کریں تو کس قدر افسوس ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کھائے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس جگہ فوت ہوگا۔

پس وقت کو غنیمت جانو اور کچھ وقت اپنے روزمرہ کے گزارہ اور طیب روزی کے پیدا کرنے کے لئے خرچ کرو اور کچھ وقت دین کے سیکھنے، اس پر عمل کرنے اور پھر دوسروں تک پہنچانے میں خرچ کرو۔ کیا دنیا میں ایسے لوگ نہیں گزرے جو جوانی میں عین صحت کی حالت میں دیکھتے دیکھتے اس دنیا سے گزر گئے۔ موت کا کوئی وقت نہیں۔ بچوں، جوانوں، بوڑھوں سب پر یکساں آتی ہے۔ پس جو کچھ کر سکتے ہو کر لو تا اس دن جبکہ خدا کے سامنے کھڑا ہونا پڑے گا شرمندہ ہونا نہ پڑے اور اس دنیا میں بھی اپنے رقیبوں سے پیچھے نہ رہو کیونکہ فیل ہونا بڑی ندامت ہے اور بہادر اپنے حریف سے شکست کھانے کو عار جانتے ہیں۔ تعجب ہے کہ غیر مذاہب کے کسان تاجر صناع، استاد، وکیل، طبیب، حاکم سب اپنے زائد اوقات کو اپنے خود ساختہ دینوں کی اشاعت میں لگاتے ہیں اور ...... اپنے مقررہ اوقات کو بھی خدا کی راہ میں صرف کرنے کی بجائے داروں، کلبوں، مجلسوں اور بازاروں میں بیٹھ کر ضائع کر دیتے ہیں اور اس بات کی کچھ فکر نہیں کرتے کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ اپنے اوقات کو عمدگی کے ساتھ صرف کرو۔ جتنا وقت دنیاوی کاموں میں خرچ کرنا ضروری ہو ان پر صرف کرو۔ اور بقیہ اوقات کو بجائے یوں ہی عبث ضائع کرنے کے دین کے سیکھنے اور اس کی اشاعت میں خرچ کرو۔ دشمن بہت ہیں اور ہم تھوڑے ہیں پس جب تک ہم اپنے اوقات کو نہایت کفایت شعاری سے خرچ نہ کریں۔ کامیاب نہیں ہو سکتے وقت ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ اس کی قدر کرو تا کہ لان شکر تم لازید نکم کے ماتحت خدا تمہیں ترقی دے۔

(روزنامہ الفضل 18 جون 1913ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

بدھ 22 جون 2005ء

12-55 a.m	لقاء مع العرب
2-05 a.m	بچوں کا پروگرام
3-05 a.m	خطاب جلسہ سالانہ
4-30 a.m	لجنہ میگزین
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-55 a.m	بچوں کا پروگرام
6-30 a.m	لقاء مع العرب
7-30 a.m	گفتگو
8-05 a.m	خطبہ جمعہ
9-10 a.m	تقاریر جلسہ سالانہ
9-35 a.m	سفر ہم نے کیا
10-00 a.m	سیرت صحابہ رسول اللہ ﷺ
10-40 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
11-35 a.m	چلڈرنز کلاس
12-35 p.m	ہماری کائنات
1-15 p.m	سوال وجواب
2-20 p.m	انڈونیشین پروگرام
3-30 p.m	سواحیلی پروگرام
4-30 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-35 p.m	بنگلہ پروگرام
6-35 p.m	خطبہ جمعہ
7-35 p.m	تقاریر جلسہ سالانہ
8-00 p.m	سفر ہم نے کیا
8-20 p.m	بچوں کا پروگرام
9-20 p.m	سوال وجواب
10-20 p.m	بچوں کا پروگرام
11-00 p.m	ورائٹی پروگرام
11-30 p.m	عربی پروگرام

جمعرات 23 جون 2005ء

12-45 a.m	لقاء مع العرب
1-50 a.m	گفتگو
2-15 a.m	بچوں کا پروگرام
3-20 a.m	تقاریر جلسہ سالانہ
3-40 a.m	سفر ہم نے کیا
4-00 a.m	خطبہ جمعہ
5-00 a.m	تلاوت، درس، خبریں
6-00 a.m	بچوں کا پروگرام
6-25 a.m	المائدہ
6-40 a.m	لقاء مع العرب
7-40 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
8-25 a.m	ترجمۃ القرآن
9-30 a.m	ورائٹی پروگرام
10-00 a.m	مشاعرہ
11-05 a.m	تلاوت، درس، خبریں
12-05 p.m	بستان وقف نو
1-20 p.m	ملاقات
2-20 p.m	دورہ حضور ایدہ اللہ
3-10 p.m	انڈونیشین پروگرام
4-10 p.m	پشتو پروگرام
5-00 p.m	تلاوت، درس، خبریں
6-05 p.m	بنگلہ پروگرام
7-15 p.m	ترجمۃ القرآن
8-20 p.m	ورائٹی پروگرام
8-50 p.m	دورہ حضور ایدہ اللہ
9-45 p.m	یسرنا القرآن
10-50 p.m	ملاقات
11-20 p.m	عربی پروگرام

درخواست دعا

مکرم عبدالماجد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں احباب جماعت سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

تاریخ احمدیت میں روزنامہ الفضل کا طویل سفر

مکرم ظہیر احمد صاحب خادم

حضرت مولانا حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاول کے بابرکت دور خلافت میں جبکہ ایک طرف سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیرونی مخالفت بڑھتی جا رہی تھی اور دوسری طرف جماعت میں اندر ہی اندر ایک ایسا عنصر پیدا ہو رہا تھا جو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی حقیقی اور پاک تعلیم سے جماعت کو دور لے جانے کی کوشش کر رہا تھا ایسے وقت میں سیدنا حضرت المصلح الموعود مرزا بشیر الدین محمود احمد جن کے بارہ میں الٰہی نوشتہ میں درج ہے کہ "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" نے 1913ء میں ایک اخبار جاری کرنے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اس کا نام الفضل عطا فرمایا۔ چنانچہ مذکورہ اخبار کی پہلی اشاعت 18 جون 1913ء کو ہوئی۔ اور اس کے پہلے ایڈیٹر خود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب تھے۔

الفضل کی ضرورت و اہمیت

ایک موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے الفضل کے اجراء کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

"بدر اپنی مصلحتوں کی وجہ سے ہمارے لئے بند تھا۔ الحکم اول تو ٹمٹماتے چراغ کی طرح کبھی کبھی نکلتا تھا اور جب نکلتا بھی تھا تو اپنے جلال کی وجہ سے لوگوں کی طبیعتوں پر جو اس وقت بہت نازک ہو چکی تھیں بہت گراں گزرتا تھا۔ ریویو ایک بالا ہستی تھی جس کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ میں بے مال و زر تھا، جان حاضر تھی، مگر جو چیز میرے پاس نہ تھی وہ کہاں سے لاتا اس وقت سلسلہ کو ایک اخبار کی ضرورت تھی جو احمدیوں کے دلوں کو گرمائے، ان کی سستی کو جھاڑے، ان کی محبت کو ابھارے، ان کی ہمتوں کو بلند کرے اور یہ اخبار ثریا کے پاس ایک بلند مقام پر بیٹھا تھا۔ اس کی خواہش میرے لئے ایسی ہی تھی جیسے ثریا کی خواہش نہ وہ ممکن تھی نہ یہ آخر دل کی بے تابی رنگ لائی امید بر آنے کی صورت ہوئی۔"

(یاد ایام۔ انوار العلوم جلد 8 ص 369)

حضور کی یہ پاکیزہ امید بر آنے کی جو صورت ہوئی اور جو نہایت مکرم وجود اس کا باعث بنے ان کے گراں بار احسان سے جماعت احمدیہ تا قیامت سبکدوش نہیں ہو سکتی۔

اخبار الفضل کی گرانقدر مالی خدمات

اس سلسلہ میں حضور نے اول تو ایک خاتون مبارکہ کا ذکر فرمایا جسے خدا تعالیٰ نے حضور کی حرم اول ہونے کا شرف بھی عطا کیا اور ان کی اس شاندار قربانی اور ایثار کو نہایت ہی شاندار رنگ میں یوں بیان فرمایا کہ:

"خدا تعالیٰ نے میری بیوی کے دل میں تحریک کی ...... انہوں نے اس امر کو جانتے ہوئے کہ اخبار میں روپیہ لگانا ایسا ہی ہے جیسے کنوئیں میں پھینک دینا اور خصوصاً اس اخبار میں جس کا جاری کرنے والا محمود ہو جو اس زمانہ میں شاید سب سے زیادہ مذموم تھا اپنے دو زیور مجھے دے دیئے کہ میں ان کو فروخت کر کے اخبار جاری کر دوں۔ ان میں سے ایک تو ان کے اپنے کڑے تھے اور دوسرے ان کے بچپن کے کڑے تھے جو انہوں نے اپنی اور میری لڑکی عزیزہ ناصرہ بیگم کے استعمال کے لئے رکھے ہوئے تھے۔"

یہ زیور حضور نے خود لاہور جا کر پونے پانچ سو روپیہ میں فروخت کئے۔ یہ تھا الفضل کا ابتدائی سرمایہ یہ اتنی قیمتی امداد تھی کہ اس کا اندازہ حضور کے ان الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے۔ "اس حسن سلوک نے نہ صرف مجھے ہاتھ دیئے جن سے میں دین کی کسی خدمت کرنے کے قابل ہوا اور میرے لئے زندگی کا ایک نیا ورق الٹ دیا بلکہ ساری جماعت کی زندگی کے لئے بھی ایک بہت بڑا سبب پیدا کر دیا۔ ...... میں حیران ہوتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ یہ سامان پیدا نہ کرتا تو میں کیا کرتا اور میرے لئے خدمت کا کون سا دروازہ کھولا جاتا اور جماعت میں روزمرہ بڑھنے والا فتنہ کس طرح دور کیا جا سکتا۔"

(یاد ایام۔ انوار العلوم جلد 8 ص 369)

حضرت اماں جان کی بیش قیمت امداد

دوسرا مبارک وجود جس نے الفضل کے جسد میں روح پھونکی حضرت اماں جان کا ہے۔ آپ نے اپنی ایک زمین جو ایک ہزار روپیہ میں بکی الفضل کے لئے عنایت فرمائی اور اس طرح آپ نے جماعت احمدیہ پر اتنا بڑا احسان فرمایا جو رہتی دنیا تک فیض یاب کرتا رہے گا۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی امداد

تیسرا قابل صد احترام وجود حضرت نواب محمد علی خان صاحب کا ہے جنہوں نے اس کام کے لئے کچھ نقد اور کچھ زمین دی۔ جو تیرہ سو روپیہ میں فروخت ہوئی اور اس طرح وہ مقدس سرمایہ جمع ہوا جو الفضل کے چلانے میں کام آیا۔

الفضل کا اجراء بہت دعاؤں سے ہوا

الفضل کے اجراء کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خدا تعالیٰ کے حضور جو التجائیں کیں اور جن پاک ارادوں، نیک خواہشات اور اعلیٰ عزائم کا اظہار فرمایا ان کا کسی قدر اندازہ ذیل کے الفاظ سے لگ سکتا ہے۔ حضور نے لکھا:۔

"خدا کا نام اور اس کے فضلوں اور احسانوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے اس سے نصرت و توفیق چاہتے ہوئے میں الفضل جاری کرتا ہوں اپنے ایک مقتدا اور رہنما، اپنے مولا کے پیارے بندے کی طرح اس بحر ناپیدا کنار میں الفضل کی کشتی کے چلانے کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور بصد عجز و انکسار یہ دعا کرتا ہوں کہ (-) اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور اس کی برکت سے اس کا چلنا اور لنگر ڈالنا ہو۔ تحقیق میرا رب بڑا بخشنے والا اور رحیم ہے۔ اے میرے قادر مطلق خدا اے میرے طاقتور بادشاہ۔ اے میرے رحمان و رحیم مالک اے میرے رب میرے مولا میرے ہادی میرے رازق میرے حافظ میرے ستار میرے بخشنہار ہاں اے میرے شہنشاہ جس کے ہاتھوں میں زمین و آسمان کی کنجیاں ہیں اور جس کے اذن کے بغیر ایک ذرہ اور ایک پتہ نہیں ہل سکتا جو سب نفعوں اور نقصانوں کا مالک ہے جس کے ہاتھ میں سب چھوٹوں اور بڑوں کی پیشانیاں ہیں جو پیدا کرنے والا اور مارنے والا ہے جو مار کر پھر جلائے گا اور ذرہ ذرہ کا حساب لے گا جو ایک ذلیل بوند سے انسان کو پیدا کرتا ہے۔ جو ایک چھوٹے سے بیج سے بڑے بڑے درخت اگاتا ہے۔ ہاں اے میرے دلدار میرے محبوب خدا تو دلوں کا واقف ہے اور میری نیتوں اور ارادوں کو جانتا ہے میرے پوشیدہ رازوں سے واقف ہے میرے حقیقی مالک میرے متولی تجھے علم ہے کہ محض تیری رضا حاصل کرنے کے لئے اور تیرے دین کی خدمت کے ارادہ سے یہ کام میں نے شروع کیا ہے تیرے پاک رسول کے نام کے بلند کرنے اور تیرے مامور کی سچائیوں کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے یہ ہمت میں نے کی ہے۔ تو میرے ارادوں کا واقف ہے میری پوشیدہ باتوں کا رازدار ہے میں تجھ سے اور تیرے ہی پیارے چہرہ کا واسطہ دے کر نصرت و مدد کا امیدوار ہوں۔" (الفضل 18 جون 1913ء)

پھر حضور نے لکھا۔

"اے میرے مولیٰ اس مشت خاک نے ایک کام شروع کیا ہے اس میں برکت دے اور اسے کامیاب کریں اندھیروں میں ہوں تو آپ ہی رستہ دکھا لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اسے مفید بنا۔"

(الفضل 18 جون 1913ء)

الفضل کے متعلق خدا تعالیٰ کے حضور مصلح موعود نے مندرجہ الفاظ میں نہایت درد اور کرب کے ساتھ دعائیں کیں جسے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد خدا تعالیٰ نے دنیا کی رہنمائی کا منصب عطا فرمایا اس سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ الفضل کا اجراء نہایت ہی مبارک ہاتھوں سے ہوا وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کیسی جامع، کس قدر وسیع اور کتنی دلگداز دعاؤں پر اس کی بنیاد رکھی گئی تھی۔

الفضل کا 1913ء سے 1942ء تک کا سفر

الفضل کا پہلا پرچہ درمیانے سائز کا 16 صفحات پر نکلا اور ایک خاص پروگرام کے مطابق مضامین پر مشتمل ہفتہ وار شائع ہوا اور روز بروز مقبولیت حاصل کرنے لگا۔ دسمبر 1913ء کے سالانہ جلسہ پر تین دن یعنی 28,27,26 دسمبر اس کا روزانہ لوکل ایڈیشن شائع ہوا۔ 20 مارچ 1914ء تک الفضل کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ایڈیٹر ہونے کا فخر حاصل رہا۔ چنانچہ الفضل کے سرورق پر حضور کا اسم گرامی بحیثیت ایڈیٹر شائع ہوتا رہا اور یکم دسمبر 1914ء تک کے پرچہ پر پروپرائیٹر، پبلشر اور پرنٹر کے طور پر بھی حضور ہی کا نام لکھا جاتا رہا مگر جب خدا تعالیٰ نے اپنی خاص مصلحتوں کے ماتحت آپ کو خلافت کے نہایت بلند اور عالی مرتبہ مقام پر متمکن فرما کر آپ کا حلقہ عمل نہایت وسیع کر دیا اور آپ کی ذمہ داریوں میں بے حد اضافہ فرما دیا تو 21 مارچ 1914ء سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا نام بطور ایڈیٹر شائع ہونے لگا۔ اور 3 دسمبر 1914ء کے پرچہ سے الفضل کا پرنٹر و پبلشر بننے کی سعادت حضور نے حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کو بخشی جو سوائے اس وقفہ کے جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ ولایت گئے خدا تعالیٰ کے فضل سے اس منصب پر سرفراز رہے۔

28 مارچ 1914ء سے الفضل عارضی طور پر ہفتہ میں تین بار شائع ہونے لگا اور اس کے تمام اخراجات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اپنی جیب سے عنایت فرماتے تھے جن کے مقابلہ میں آمد بہت کم تھی۔ اس لئے جون 1914ء میں جب الفضل کی دوسری جلد شروع ہوئی تو اخبار کا سائز 26x20/4 کی بجائے 22x18/4 کر دیا گیا اور اس جلد کے 27 اگست 1914ء تک کے پرچوں پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا نام بطور ایڈیٹر چھپتا رہا۔ چونکہ اس زمانہ میں اخبار پر ایڈیٹر کا نام لکھنا ضروری نہ تھا۔ اس لئے اس کا لکھنا ترک کر دیا گیا اور عملی طور پر یہ ذمہ داری حضرت قاضی اکمل صاحب نے اٹھائی جو الفضل کے

اجراء کے وقت سے ہی اس کے سٹاف کے ایک سرگرم رکن تھے اور جن کی الفضل سے متعلق خدمات کا ذکر ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایسے کریمانہ اور مشفقانہ انداز میں فرمایا کہ اس پر جناب قاضی صاحب جس قدر بھی فخر کریں کم ہے۔

حضور نے تحریر فرمایا:

جب الفضل نکلا اس وقت ایک شخص جس نے اس اخبار کی اشاعت کا شائد مجھ سے بھی بڑھ کر حصہ لیا وہ قاضی ظہور الدین صاحب اکمل ہیں۔ اصل میں سارے کام وہی کرتے تھے۔ اگر ان کی مدد نہ ہوتی تو مجھ سے اس اخبار کا چلانا مشکل ہوتا۔ رات دن انہوں نے ایک کر دیا تھا۔'' (یادایام۔ انوار العلوم جلد 8 ص 372)

قاضی صاحب موصوف کے سپرد چونکہ الفضل کی مینیجری کے علاوہ اور کام بھی تھا اور الفضل کا حلقہ عمل روز بروز وسیع ہوتا جا رہا تھا اس لئے ایک مستقل ایڈیٹر کی ضرورت محسوس کی گئی اور ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی کو جو ایک عرصہ تک مختلف اخبارات میں کام کر چکے تھے بلا لیا گیا۔ جنہوں نے جون 1915ء میں الفضل کی ایڈیٹری کا کام سنبھال لیا۔''

الفضل کے بہت بڑے اخراجات کے لئے چونکہ اس کی آمدنی کافی نہ تھی اور اڑھائی سال کے عرصہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اپنے پاس سے قریباً پانچ ہزار روپے اس پر صرف فرما چکے تھے ادھر حالات بھی کچھ پُرسکون ہو رہے تھے۔ خلافت حقہ کے خلاف جو طوفان اٹھا تھا وہ اپنا سارا زور صرف کر کے ڈھیلا پڑ چکا تھا جماعت کا کثیر حصہ خلافت ثانیہ کی کامل اطاعت کا شرف حاصل کر چکا تھا اس لئے اس احتیاط کے ساتھ کہ الفضل جتنے صفحات تین بار شائع ہونے کی صورت میں ہفتہ وار دیتا تھا اتنے ہی دو بار شائع ہونے پر دے۔ اسے 10 نومبر 1915ء سے ہفتہ میں دو بار کر دیا گیا۔ لیکن جب سالانہ جلسہ قریب آیا تو 8 دسمبر سے 28 دسمبر تک عارضی طور پر تین بار کیا گیا 11 جنوری 1916ء صحت کے بے حد کمزور ہونے کے سبب ماسٹر احمد حسین صاحب مرحوم الفضل کی ایڈیٹری کی ذمہ داری سے فارغ ہو گئے۔ اس کے بعد کچھ دن جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل کے سپرد یہ کام رہا۔ اور پھر یہ ذمہ داری قاضی اکمل صاحب پر ڈالی گئی۔ 4 جولائی 1916ء تک یہی انتظام رہا اس کے بعد یہ ذمہ داری مکرم غلام نبی صاحب پر ڈالی گئی جسے موصوف نے نہایت خوش اسلوبی سے 1946ء تک ادا کیا۔

جون 1914ء سے جون 1924ء تک یعنی پورے دس سال الفضل 22x18/4 سائز پر چھپتا رہا اور جنوری 1916ء سے جون 1924ء تک ہفتہ میں دو بار شائع ہوتا رہا۔ 1920ء میں جبکہ ہفتہ میں دو بار شائع ہو رہا تھا اسے روزانہ کرنے کی تحریک کی گئی۔ جولائی 1924ء میں خدا تعالیٰ نے توفیق دی کہ الفضل کو اس سائز پر شائع کیا جائے جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جاری کیا تھا اور جب حضور ولایت تشریف لے گئے تو 31 جولائی 1924ء سے ہفتہ میں تین بار شائع ہونے لگا۔ جو 8 دسمبر 1925ء تک جاری رہا اور 11 دسمبر 1925ء سے دو بار کر دیا گیا۔ 1927ء میں آریوں کی طرف سے دلآزار کتاب کی اشاعت اور اس کے متعلق جسٹس دلیپ سنگھ کے فیصلہ کی وجہ سے جب مومنوں کے جذبات کو بے حد ٹھیس لگی اور ان میں سخت بے چینی پیدا ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس کے اندمال کی طرف توجہ فرمائی اور ان ایام میں کچھ عرصہ کے لئے الفضل روزانہ کر دیا گیا۔ 1929ء میں پھر الفضل کو مستقل روزانہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ 8 نومبر 1929ء سے حجم میں چار صفحہ کے مزید اضافہ کے ساتھ 16 صفحہ کا شائع ہونے لگا۔ لیکن 1930ء میں جب مستریوں نے فتنہ اٹھایا اور اندرونی و بیرونی مخالفین نے ان کی امداد میں کھڑے ہو کر طوفان بے تمیزی برپا کر دیا تو الفضل 15 اپریل 1930ء سے ہفتہ میں چار بار شائع ہونے لگا۔ پھر 20 مئی سے ہفتہ میں تین بار اور 7 مارچ 1935ء تک سہ روزہ ہی رہا جیسا کہ 1934ء کے آخر میں احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف جو فتنہ شروع کیا تھا اور جو روز بروز تمام سرکاری اور غیر سرکاری مخالفوں کی پوشیدہ اور کھلی امداد سے بڑھتا جا رہا تھا اس کے انسداد کی ضرورت پیش آئی۔ اس کے مقابلہ کے لئے 5 فروری 1935ء کے پرچہ میں اخبار کو روزانہ کرنے کا اعلان کیا گیا لیکن چونکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گورداسپور نے اجازت دینے میں غیر معمولی تاخیر کی اس لئے 8 مارچ 1935ء سے الفضل روزانہ کیا جا سکا۔ روزانہ الفضل کا پہلا پرچہ 8 مارچ 1935ء کو چار صفحہ کا شائع ہوا۔ اس وقت تجویز یہ تھی کہ سہ روزہ الفضل حسب معمول شائع ہوتا رہے اور تین دن چار صفحہ کا شائع ہو لیکن چند ہی روز کے بعد یعنی 26 مارچ 1935ء سے چار صفحہ کا پرچہ آٹھ صفحہ کا کر دیا گیا۔ اگرچہ اس عرصہ میں بھی ضرورت کے مطابق بعض پرچے 24 صفحات تک کے بھی شائع کئے گئے اور خطبہ جمعہ کا پرچہ مستقل طور پر 16 صفحہ کا شائع کیا جاتا لیکن یکم جولائی 1936ء سے مستقل طور پر ہر پرچہ 12 صفحہ کا اور خطبہ جمعہ کا پرچہ کم از کم 16 صفحہ کا رنگدار شائع کیا گیا مگر باوجود اخراجات میں بہت زیادہ اضافہ کرنے کے قیمت وہی رکھی گئی جو چار صفحہ کا روزانہ کرنے کے وقت تجویز ہوئی تھی یعنی پندرہ روپے سالانہ۔ آخر جب 1937ء میں جنگ کی افواہیں پھیلنے پر کاغذ اور دیگر سامان طباعت بہت گراں ہو گیا اور ادھر احرار کا فتنہ انتہا کو پہنچ کر ختم ہو گیا تو جماعت میں روزانہ اخبار کی ضرورت کا احساس کم ہونے لگا اور وہی الفضل جو فتنہ احرار کے زوروں پر ہونے کے ایام میں پانچ پانچ ہزار چھپا اور عام طور پر بھی اس کی اشاعت تین ہزار تک پہنچ گئی تھی دو ہزار سے کم رہ گیا تو اخراجات کی مشکلات سے مجبور ہو کر 20 اکتوبر 1937ء سے پرچہ 8 صفحہ کا کرنا پڑا۔ تاہم خطبہ جمعہ کا پرچہ 16 اور 20 صفحات پر ہی شائع کیا گیا۔ آخر اسے بھی 12 صفحہ کا کرنا پڑا۔

خلافت جوبلی کی مبارک تحریک پر الفضل کا شاندار جوبلی نمبر بھی شائع کرنے کا اللہ نے ادارہ الفضل کو موقعہ عطا فرمایا اور یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ ہر ایسے موقعہ پر جب جماعت کے خلاف کوئی فتنہ اٹھا الفضل سینہ سپر ہو کر پہلے سے زیادہ سرگرمی کے ساتھ میدان عمل میں نکل آیا۔

الفضل کی خدمات کے
مختلف اہم پہلو

خلفاء کرام کے خطبات جمعہ خطبات عیدین خطبات نکاح اسی طرح درس القرآن اور تقاریر اور بالخصوص سیدنا حضرت المصلح الموعود کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے مضامین بھی شائع کئے گئے اور کئے جا رہے ہیں۔ اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود اور خلفاء کرام کے بعض قلمی عکس کی بھی اشاعت ہوئی۔ اسی طرح احمدیہ مشنوں کی رپورٹیں اس کے علاوہ صداقت احمدیت، مخالفین احمدیت کے اعتراضات کے جوابات، غیر مذاہب کے متعلق تحقیقی مضامین، فضیلت دین حق، دین تمدن کی برتری تاریخ دین حق علمی و تربیتی اور دینی مضامین بین الاقوامی اتحاد کے لئے کوشش پر مشتمل مضامین بوقت ضرورت اہل دین کی حمایت اور راہنمائی پر مشتمل مضامین کی اشاعت ہوتی چلی آ رہی ہے۔ الفضل نے اپنے مضامین کے لحاظ سے طبقہ نسواں کی بھی بہت خدمت کی ہے۔

بعض اوقات الفضل کا مشکل حالات سے بھی گزر ہوا ہے۔ مثلاً یہ کہ الفضل پر بعض مقدمات بھی ہوئے خاص طور سے 1923ء میں ایک شخص ظہیر الدین اروپی نے ایڈیٹر و پرنٹر پر مقدمہ دائر کیا جو قریب سات ماہ تک گوجرانوالہ میں زیر سماعت رہا۔ حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جماعت کی طرف سے بطور وکیل پیش ہوتے آخر 22 اپریل 1924ء کو مجسٹریٹ نے استغاثہ خارج کرتے ہوئے لکھا:۔

استغاثہ کو بے بنیاد اور فضول قرار دیتا اور ڈسمس کرتا ہوں۔

نیز مستغیث کے متعلق لکھا کہ:۔

وہ وجہ بتائے کہ اس کے اس ناحق استغاثہ کی وجہ سے مستغاث الیہم کو کیوں معقول ہرجانہ دلایا جائے۔

دوسرا مقدمہ غیر مبائعین کی طرف سے الفضل میں ایک مضمون شائع ہونے کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ اس مضمون کے مقابل پر غیر مبائعین کی طرف سے الفضل کے خلاف ''پیغام صلح'' (غیر مبائعین کا اخبار) میں ایک مضمون شائع کیا گیا جس کی بناء پر جماعت کی طرف سے ''پیغام صلح'' پر مقدمہ دائر کیا گیا نتیجہ یہ ہوا کہ بالکل مساوی الفاظ میں مصالحت نامہ لکھا گیا اس مقدمہ کی پیروی بھی وکیل کی حیثیت سے حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کی۔

اس طرح ایک مقدمہ احرار کی طرف سے بھی کیا گیا تھا۔ اس کے بعد آج تک بھی الفضل کئی مخالف ادوار سے گزرنے کے باوجود اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔

(ماخوذ از الفضل 28 دسمبر 1939ء خلافت جوبلی نمبر مرتبہ محترم غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل)

الفضل کے ایڈیٹرز

1۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب
(18 جون 1913ء تا 20 مارچ 1914ء)

2۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب
(21 مارچ 1914ء تا 27 اگست 1914ء)

3۔ حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب
(28 اگست 1914ء تا جون 1915ء)

4۔ محترم ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی
(جون 1915ء تا 10 جنوری 1916ء)

5۔ محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب
(11 جنوری 1916ء)

6۔ حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب

7۔ محترم خواجہ غلام نبی صاحب
(4 جولائی 1916ء تا 17 نومبر 1946ء)

8۔ محترم روشن دین تنویر صاحب
(18 نومبر 1946ء تا 3 مئی 1971ء)

9۔ محترم مسعود احمد صاحب دہلوی
(4 مئی 1971ء تا 27 نومبر 1989ء)

10۔ محترم نسیم سیفی صاحب
(28 نومبر 1989ء تا 10 مارچ 1998ء)

11۔ محترم عبدالسمیع خان صاحب 11 مارچ 1998ء سے مدیر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

اگرچہ روزنامہ الفضل، ربوہ سے باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے اور مخالفین نے کئی مرتبہ اس اخبار کو بند کرنے کی کوششیں کیں بالخصوص ضیاء الحق کے دور میں اخبار کی طباعت پر پابندی لگائی گئی اور اس وقت سے لے کر اب تک بیسیوں بے بنیاد مقدمے بھی اخبار کے خلاف چل رہے ہیں پھر بھی یہ اخبار دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل

الفضل کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود کی دعاؤں کے نتیجہ میں یہ برکت عطا فرمائی ہے کہ ایک طرف یہ پاکستان سے روزنامہ شائع ہو رہا ہے تو دوسری طرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ربوہ سے ہجرت کے بعد ہفتہ وار الفضل انٹرنیشنل کے نام سے یہ اخبار شائع ہوتا ہے جس کا پہلا باقاعدہ پرچہ جنوری 1994ء میں شائع ہوا اس کے پہلے مدیر مکرم چوہدری رشید احمد صاحب بنے۔ مارچ 1994ء سے نصیر احمد قمر صاحب بحیثیت مدیر فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس اخبار کے چلانے کے لئے ہر قسم کی مالی اور قلمی امداد کی توفیق بخشے اور اس سے کما حقہ فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔

روزنامہ الفضل پر ہونے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا تذکرہ

الہام ”دیکھو میرے دوستو! اخبار شائع ہو گیا“ اور الفضل انٹرنیشنل کا آغاز

مکرم رشید احمد چوہدری صاحب۔ سابق مدیر اعلیٰ الفضل انٹرنیشنل

حضرت مسیح موعودؑ کو 11 فروری 1906ء کو الہام ہوا ”دیکھو میرے دوستو! اخبار شائع ہو گیا“۔
(تذکرہ ص 596)

جس میں نہ صرف ایک اخبار کے شائع ہونے کی خبر دی گئی تھی بلکہ اس کے سن اشاعت کا بھی ذکر ہے جیسا کہ آگے چل کر واضح ہو جائے گا الہام کا اس طرف اشارہ کرنا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ اخبار غیر معمولی اہمیت کا حامل ہوگا۔

الفضل انٹرنیشنل کے اجراء کی ضرورت کیوں پیش آئی

1984ء کے اوائل میں پاکستان کے صدر ضیاء الحق نے جماعت احمدیہ اور اس کے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خلاف ایسے اقدامات کا ارادہ کیا جس سے خلافت احمدیہ کو عملاً ناکارہ کر کے جماعت احمدیہ میں انتشار پیدا کیا جا سکے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اس نے 26 اپریل 1984ء کو اینٹی احمدیہ آرڈیننس نمبر 20 جاری کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس کے ارادوں کو بھانپ کر اور خدائی تقدیر کے تحت پاکستان سے ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ آرڈیننس نافذ ہونے کے تین دن بعد آپ لندن تشریف لے آئے۔ اس طرح اس کی چالیں ناکام ہو گئیں۔

اس آرڈیننس اور سختیوں کی وجہ سے پاکستان میں جماعت کے مرکزی اخبار روزنامہ الفضل ربوہ اور دیگر جماعتی رسائل کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ دینی اصطلاحات کے استعمال پر جو ایک مذہبی پرچے کے لئے ضروری ہوتی ہیں پابندی لگا دی گئی۔ آزادی قلم سلب کر لی گئی۔ تحریروں پر پہرے بٹھائے گئے۔ احمدی اخبارات کے ایڈیٹروں، پرنٹروں اور چھاپہ خانوں کے مالکوں پر بے پناہ مقدمات قائم کئے گئے۔ ان سب تکالیف کو احمدی صحافیوں نے اپنے امام حضرت خلیفۃ المسیح کی ہدایات کے مطابق خندہ پیشانی اور حوصلہ سے برداشت کیا اور وہ کسی نہ کسی طرح اخبارات و جرائد نکالتے رہے اور جماعت کے افراد کا رابطہ اپنے امام سے قائم رکھا مگر ان ناجائز پابندیوں کی وجہ سے وہ اپنے فرائض کما حقہ ادا کرنے سے قاصر رہے۔ ایک وقت جماعت پر ایسا بھی آیا کہ حکومت پاکستان نے روزنامہ الفضل کی اشاعت بند کر دی۔ ان دنوں جماعت کے دائمی مرکز قادیان سے شائع ہونے والے ہفت روزہ بدر نے کافی حد تک اس کمی کو پورا کیا اور حضور کے بصیرت افروز خطبات و خطابات اور مجالس عرفان کی رپورٹس احباب جماعت کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا رہا۔

جماعت احمدیہ اس وقت ایک نہایت نازک دور میں سے گزر رہی تھی۔ ہجرت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع محسوس کیا کہ جماعت کو مزید ایک اخبار اور ٹیلی ویژن سٹیشن کی ضرورت ہے تاکہ دنیا بھر کے احمدیوں تک رسائی ہو سکے اور خلیفہ وقت کے خطبات، جلسوں کے خطابات اور مجلس عرفان کی کارروائیوں کے ذریعہ احمدیوں کے دلوں کو گرمایا جائے، ان کی ہمت بندھائی جائے، مزید برآں ان لوگوں کے گمراہ کن پروپیگنڈے کا مؤثر رد کیا جائے جو جماعت احمدیہ کے عقائد کے بارہ میں بدظنیاں پھیلاتے ہیں اور دشمنوں کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا جائے۔ چنانچہ 7 جنوری 1994ء کو لندن سے جماعت احمدیہ کے مرکزی ترجمان ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا باقاعدہ اجراء ہوا اور اسی دن ...... ٹیلی ویژن احمدیہ کے باقاعدہ پروگراموں کے نشر کرنے کا اعلان ہوا۔ ان دونوں کا مقصد یہ تھا کہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا چاہے وہ دنیا کے کسی خطہ میں بستا ہو اپنے خلیفہ کے ساتھ ایسا تعلق قائم ہو جائے کہ جسے دنیا کی کوئی حکومت توڑنے کا خیال بھی نہ کر سکے۔

الفضل انٹرنیشنل کمیٹی کا قیام

اخبار الفضل انٹرنیشنل کے اجراء کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 7 مارچ 1993ء کو الفضل انٹرنیشنل کمیٹی کا اعلان کیا اور اسے مفصل ہدایات سے نوازا۔ اس کمیٹی کا پہلا اجلاس 9 مارچ 1993ء کو محمود ہال میں منعقد ہوا۔ حضور انور کی راہنمائی اور ارشادات کی روشنی میں کمیٹی نے اپنی رپورٹ حضور کی خدمت میں پیش کی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اخبار الفضل کا ایک ہفتہ وار انٹرنیشنل ایڈیشن لندن سے شائع کیا جائے۔ اور نمونہ کا ایک شمارہ جولائی 1993ء میں جلسہ سالانہ یو۔کے کے موقع پر شائع کیا جائے۔ اس شمارہ کے لئے حضور نے 22 جولائی 1993ء کو از راہ شفقت مندرجہ ذیل خاص پیغام بھجوایا جو 30 جولائی 1993ء کے نمونہ کے شمارہ کے سرورق پر شائع ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پیغام

”اخبار الفضل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے بابرکت دور خلافت میں حضرت مصلح موعود کے ذریعہ 18 جون 1913ء کو جاری ہوا۔ اس وقت آپ منصب خلافت پر مامور نہیں ہوئے تھے اور صاحبزادہ مرزا محمود احمد کے نام سے جانے جاتے تھے۔ آج الفضل کا پرچہ جس کا آغاز سادگی سے غالباً چند سو پرچوں سے ہوا تھا نئی آب و تاب اور شان کے ساتھ نئے عالمی دور میں داخل ہو رہا ہے اور لندن سے اس کے انٹرنیشنل ایڈیشن کی اشاعت کا آغاز ہو رہا ہے۔

الفضل کے لئے حضرت اماں جان (سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ) نے اپنی زمین کا ایک ٹکڑا بیچ کر اور حضرت امی جان (حضرت ام ناصر صاحبہ) نے اپنے دو زیور پیش کر کے جنہیں حضرت مصلح موعود نے خود لاہور جا کر فروخت کیا اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے نقد روپے اور زمین کا ایک ٹکڑا دے کر ابتدائی سرمایہ مہیا کیا۔ نیز حضرت قاضی ظہور الدین اکمل صاحب، حضرت صوفی غلام محمد صاحب اور حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب جیسے بزرگ ...... نے بھی خصوصی معاونت فرمائی۔

اخبار الفضل خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تقسیم ہندو پاک سے پہلے برصغیر میں بلا روک ٹوک مکمل آزادی کے ساتھ جماعت کی علمی، روحانی اور مذہبی خدمات سرانجام دیتا رہا اور اس اخبار نے جماعت کے ایک بڑے حصہ کو دنیا کے روزمرہ کے اخباروں سے بھی ایک حد تک مستغنی رکھا کیونکہ عالمی اور ملکی خبریں نہایت عمدہ اور دلچسپ انداز میں اختصار کے ساتھ اس اخبار میں شائع ہوتی رہیں۔ لیکن تقسیم ہندو پاکستان کے بعد جب پاکستان میں .... نے سر اٹھانا شروع کیا تو الفضل پر کئی ابتلاء کے دور آئے اور کئی قسم کی پابندیاں لگنی شروع ہوئیں یہاں تک کے جنرل ضیاء صاحب کے آمرانہ دور میں تو حتی المقدور الفضل کی آواز کو دبانے اور الفضل کی آزادی پر قدغن لگانے کی ہر ...... سعی کی گئی۔ حتیٰ کہ ایک لمبا تکلیف دہ دور ایسا بھی آیا جب یہ اخبار مسلسل بند رہا۔ اور پاکستانی جماعت خصوصیت کے ساتھ مرکزی خبروں کے اس اہم رشتے سے کٹ جانے سے بے چین اور بے قرار رہی۔ تربیتی لحاظ سے بھی خصوصاً چھوٹی جماعتوں میں اس کا منفی اثر ظاہر ہونا شروع ہوا لیکن جماعت احمدیہ نے بالآخر قانونی چارہ جوئی کے ذریعہ الفضل کے اجراء کا حق بحال کرا لیا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت کی عدلیہ کو جزائے خیر دے جنہوں نے جماعت احمدیہ کے معاملہ میں انصاف کا جھنڈا بلند کرنے کی جرأت دکھائی۔ اس از سر نو اجراء کے باوجود وہ مستقل پابندیاں جو ضیاء الحق کے .... آرڈیننس کے ذریعہ جماعت پر قائم کی گئیں ان پابندیوں سے الفضل اور جماعت کے دیگر جرائد و رسائل کو جو مستقل زخم لگائے گئے تھے وہ اسی طرح ہرے رہے اور رستے رہے چنانچہ آج بھی آپ جگہ جگہ الفضل کی عبارتوں اور جملوں میں جو خلا دیکھتے ہیں یا بریکٹوں میں بعض غائب عبارتوں کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے یہ سب انہی زخموں کے رستے ہوئے ناسور ہیں۔

جماعت احمدیہ عالمگیر اپنے بہت ہی محبوب روزنامہ کے ساتھ یہ بدسلوکی ہوتے دیکھ کر ہمیشہ کرب محسوس کرتی رہی اور یہ خیال بار بار ابھرتا رہا کہ کیوں نہ الفضل کا ایک عالمگیر متبادل جاری کیا جائے۔ اس خیال کو اس وجہ سے بھی مزید تقویت پہنچی کہ محض الفضل کی آزادی تحریر پر ہی پابندی نہیں تھی بلکہ اشاعت کی راہ میں از راہ شرارت بار بار روکیں ڈالی جاتی رہیں۔ چنانچہ جس طرح بے باک حق گو ہفتہ وار ”لاہور“ کے ساتھ مستقلاً یہ سلوک جاری رہا کہ نامعلوم بے چہرہ اداروں کی طرف سے ڈاک خانوں سے بنڈل کے بنڈل غائب کر دیئے جاتے تھے اور اب بھی کم و بیش یہ سلسلہ جاری ہے ویسا ہی کچھ معاملہ الفضل سے بھی گاہے بگاہے ہوتا رہا جس کی وجہ سے اچانک اخبار کی ترسیل میں خلا پیدا ہونا عالمگیر قارئین کے لئے مزید اذیت کا موجب بنتا رہا۔ یہ وہ پس منظر ہے جس نے بالآخر الفضل کی عالمگیر اشاعت کی ضرورت اور خواہش کو حقیقت کا روپ عطا کر دیا۔

تاریخی ریکارڈ کے طور پر مختصراً یہ بیان کرنا مناسب ہوگا کہ الفضل کے عالمگیر اجراء کے لئے مکرم چوہدری رشید احمد صاحب کی صدارت میں ایک کمیٹی مقرر کی گئی جس کے مندرجہ ذیل ممبران تھے۔

1۔ مکرم بشیر احمد رفیق صاحب۔ 2۔ مکرم نصیر احمد قمر صاحب۔ 3۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب۔ 4۔ مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ 5۔ مکرم صفدر حسین عباسی صاحب۔ 6۔ مکرم لئیق احمد طاہر صاحب۔ 7۔ مکرم خلیل الرحمٰن ملک صاحب۔ 8۔ مکرم سعید احمد جسوال صاحب۔ 9۔ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب

اس کمیٹی نے لمبے عرصہ تک بڑی محنت سے اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے غور و خوض کیا اور ساتھ ساتھ مجھے مطلع رکھ کر ہدایات لی جاتی رہیں۔ میں اس کمیٹی کا ممنون ہوں۔ آپ بھی ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ انہوں نے ماشاء اللہ بہت عمدہ کام کیا۔

اب جبکہ سارے انتظامات تقریباً مکمل ہیں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ صدر کمیٹی مکرم رشید احمد چوہدری صاحب کو پہلا مدیر اعلیٰ مقرر کیا جائے اور ان کے ساتھ مکرم منیر احمد جاوید صاحب اور مکرم عبد الماجد صاحب کو بطور نائب مدیر خدمت کا موقع دیا جائے۔ مینجمنٹ کی نگرانی ایڈیشنل وکیل التصنیف مکرم بشیر احمد رفیق صاحب کے سپرد کی گئی ہے۔

الفضل انٹرنیشنل بلا ناغہ ہفتہ وار جاری کرنے میں ابھی کچھ اور وقت لگے گا لیکن اس کا ایک نمونہ پہلے پرچہ کے طور پر احباب کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ یہ ایک معین ہفتے کے الفضل کی اہم خبروں، دلچسپ مضامین اور منظوم کلام پر مشتمل ہے۔ مزید برآں جماعت کی بین الاقوامی اہمیت کی خبروں کو بھی اس میں شامل کر دیا گیا ہے جو کسی مجبوری کی وجہ سے اس معین عرصہ کے الفضل سے شائع نہیں ہو سکیں تجویز یہ ہے کہ آئندہ انشاء اللہ بعض مستقل عناوین کے تابع اس میں مزید مقالہ جات اور مضامین بھی شامل کئے جاتے رہیں گے تا کہ بعینہٖ پاکستان کے الفضل کی نقالی نہ ہو بلکہ اسے مزید دلچسپ اور مفید بنانے کی کوشش کی جائے۔ یہ پہلا نمونہ احباب کی خدمت میں صرف دعا کی تحریک کے ساتھ پیش ہے۔

جہاں کمیٹی کے ممبران کا شکریہ ادا کیا گیا ہے وہاں مکرم نعیم عثمان صاحب کا نام بھی شامل ہونا چاہئے جنہوں نے اشتہارات کے حصول کے ذریعہ الفضل انٹرنیشنل کے اس پرچے کی قابل قدر خدمت سرانجام دی اور صرف احمدیوں سے ہی نہیں بلکہ جماعت سے باہر دوسرے تجارتی اداروں سے بھی اشتہار حاصل کئے۔ امید ہے کہ جماعت کے دیگر احباب بھی الفضل انٹرنیشنل کی خدمت سے گریز نہیں کریں گے۔"

پیغام کے آخر میں حضور فرماتے ہیں:۔

"خدا کرے یہ اخبار نہ صرف جاری رہے بلکہ بیش از پیش ترقی کرتا ہوا ہفتہ وار کی بجائے روزنامہ میں تبدیل ہو جائے لیکن ابھی اس سفر میں بہت اہم مراحل اور بھی طے کرنے ہوں گے۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کو الفضل کا یہ نیا دور مبارک ہو"۔

الفضل انٹرنیشنل کے پہلے خریدار ہمارے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع تھے۔ اخبار کا زر سالانہ یو۔کے 25 پاؤنڈ، یورپ 27 پونڈ اور بقیہ ممالک 36 پونڈ مقرر کیا گیا۔ الفضل انٹرنیشنل کے ٹائٹل کے لئے لاہور سے مبارک محمود صاحب پانی پتی نے مختلف ڈیزائن بھجوائے جن میں سے ایک کا انتخاب کر لیا گیا۔ اس کی چھپوائی کا تخمینہ انگلستان، جرمنی، کینیڈا اور امریکہ کے مختلف پریسوں سے حاصل کیا گیا۔ سب سے سستا تخمینہ نیوز فیکس انٹرنیشنل لمیٹڈ نے دیا یعنی پانچ ہزار کی تعداد میں 16 صفحات کے اخبار کے 400 پونڈ لاگت مقرر کی جسے منظور کر لیا گیا۔

30 جولائی کے نمونے کے شمارہ کے سرورق پر حضرت مسیح موعود کا الہام جو آپ کو 11 فروری 1906ء کو ہوا تھا۔ "دیکھو میرے دوستو! اخبار شائع ہو گیا"۔ (تذکرہ ص596) برکت کے حصول کی خاطر شائع کیا گیا۔ اس شمارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے پیغام کے علاوہ ان کے قطب شمالی کے تاریخی سفر کی مختصر روداد، قطب شمالی میں خطبہ جمعہ اور کرہ ارض کے آخری کنارے پر نماز باجماعت کی تصاویر نیز مچھلی کا شکار کھیلتے ہوئے حضور انور کی تصویر وغیرہ شائع ہوئیں۔ مولانا دوست محمد شاہد صاحب کا مضمون "الفضل کی زندگی کے 80 سال۔ دور نو شاندار مستقبل" مولانا عبد الماجد طاہر صاحب کا مضمون "مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کا قیام" مکرم محمد اشرف صاحب شہید آف جلھن ضلع گوجرانوالہ کا اپنے آقا کے نام آخری مکتوب، خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بتاریخ 23 جولائی 1993ء، مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل کا مضمون "دوریوں کو قربتوں میں بدلنے والی تقدیر خاص" اور جماعت احمدیہ پاکستان پر ظلم ستم کے چند واقعات شائع کئے گئے۔ نیز اس خاص نمبر کے لئے مکرم ثاقب زیروی صاحب کی نظم "سنی ہم نے جس دم نوائے خلافت" جو انہوں نے خاص طور پر اس شمارہ کے لئے لکھی تھی شائع ہوئی۔

الفضل انٹرنیشنل کی کمپیوٹر کمپوزنگ ابتداء میں مکرم مولانا عبد الحفیظ صاحب کھوکھر اور مکرم ملک محمود احمد صاحب نے کی اور جب یہ باقاعدہ شروع ہوا تو مکرم مولانا عبد الحفیظ صاحب کھوکھر کو ہی الفضل کی کمپوزنگ کا کام سونپا گیا اور آپ اس وقت سے مسلسل اس خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور محنت اور اخلاص کے ساتھ یہ فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

اخبار کی ترسیل کا مرحلہ بھی کافی کٹھن ہوتا ہے۔ اگر اس کے لئے کمپنیوں کو استعمال کیا جائے تو بہت زیادہ خرچ آتا ہے۔ لہٰذا فیصلہ کیا گیا کہ رضا کاروں سے کام لیا جائے۔ چنانچہ مکرم احمد منان مرزا صاحب شروع سے ہی یہ کام سنبھالے ہوئے ہیں اور ان کے ساتھ رضا کاروں کی اچھی خاصی ٹیم اخبار کی ترسیل کا کام کرتی ہے۔ اس ٹیم میں مستورات اور بچے بھی شامل ہیں۔ جو لفافوں پر ایڈریس لیبلز چسپاں کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ دس سال سے بڑی باقاعدگی سے یہ کام خوش اسلوبی سے انجام پا رہا ہے۔

اس شمارہ کے شائع ہونے کے بعد ہمارا خیال تھا کہ ہم چند ہفتوں کے بعد ہی اس قابل ہو جائیں گے کہ الفضل انٹرنیشنل کا باقاعدہ اجراء ہو سکے۔ اس سلسلہ میں تمام ممکن تدابیر اختیار کی جا رہی تھیں مگر باوجود کوشش کے بعض معاملات طول پکڑتے گئے اور وقت سرعت کے ساتھ نکلتا گیا۔ حتیٰ کہ دسمبر کا مہینہ آ گیا اور حضور انور نے تمام انتظامات کا جائزہ لے کر فرمایا کہ جنوری 1994ء سے اس کی باقاعدہ اشاعت کا انتظام کریں۔

اسی دوران ایک روح پرور واقعہ پیش آیا جس کا یہاں بیان ضروری ہے۔ وہ یہ کہ 30 جولائی 1993ء کے پرچہ کی اشاعت کے بعد جہاں مختلف ممالک سے احباب کرام کے تہنیت کے پیغامات موصول ہوئے وہاں کینیڈا سے مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نے حضور پُرنور کی خدمت میں ایک فیکس 25/اگست 1993ء کو روانہ کیا جس میں لکھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے الہام "دیکھو میرے دوستو! اخبار شائع ہو گیا" کے حروف ابجد کے حساب سے کل تعداد 1993ء بنتی ہے اور خوش قسمتی سے الفضل انٹرنیشنل کے اجراء کا سال بھی 1993ء ہے گویا اس الہام میں یہ خوشخبری ہے کہ سال 1993ء میں ایک اخبار شائع ہوگا جو غیر معمولی اہمیت کا حامل ہوگا۔

یہ فیکس جب حضور انور کی خدمت میں پیش ہوئی تو اس کے حاشیہ پر حضور انور نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے لئے ہدایت لکھی کہ وہ اس بارہ میں زبانی ہدایت لیں۔ مولانا نصیر احمد قمر صاحب جو اس وقت پرائیویٹ سیکرٹری تھے فرماتے ہیں کہ حضور نے انہیں بلا کر یہ ہدایت بھی کی تھی کہ اس فیکس کے بارہ میں ایڈیٹر الفضل یا الفضل کمیٹی کے کسی ممبر سے بات نہ کریں۔ ان کو اپنے طور پر تیاری کرنے دیں۔ زبردستی الہام کو چسپاں کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ مولانا نصیر قمر صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس ارشاد کی تعمیل میں میں نے کسی سے اس فیکس کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی خط پر کسی قسم کا نوٹ لکھا۔ اس واقعہ کے چند روز بعد مولانا نصیر احمد قمر صاحب رخصت پر پاکستان تشریف لے گئے اور یہ خط پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں پڑا رہا۔ اوائل دسمبر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے الفضل کمیٹی کے ممبران کو بلایا اور ان کے کام کا تفصیلی جائزہ لیا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہفتہ وار الفضل انٹرنیشنل کا باقاعدہ شمارہ 7 جنوری 1994ء کو شائع کیا جائے۔

مولانا نصیر احمد قمر صاحب کے جانے کے بعد مولانا منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری مقرر ہوئے۔ انہوں نے جب ڈاک میں یہ خط دیکھا کہ اس کا جواب نہیں بھجوایا گیا تو دوبارہ حضور کی خدمت میں پیش کیا جس پر حضور نے مورخہ 10 دسمبر 1993ء کو مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب کو ایک خط اس سلسلہ میں تحریر کیا جس میں لکھا کہ "الفضل انٹرنیشنل کے اجراء پر آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود کے الہام "دیکھو میرے دوستو! اخبار شائع ہو گیا" کے اعداد 1993 بیان کر کے 1993ء میں اس کی اشاعت کے واقعہ کو غیر معمولی اہمیت کا حامل قرار دیا ہے۔ جزاکم اللہ۔ غیر معمولی تو خدا کے فضل سے ہے ہی لیکن لفظ "شائع" کے حرف "ء" (ہمزہ) کا عدد "1" آپ نے چھوڑ دیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ "اس کی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ الفضل عملاً جنوری 1994ء سے باقاعدہ شروع ہو رہا ہے اور "ء" کا ایک (1) عدد شامل کر کے یہ اعداد بالکل 1994 بن گئے ہیں جو کہ اخبار کے اجراء کا اصل سن ہے۔ ہم نے جان بوجھ کر آپ کے اس خط کو Release نہیں کیا تھا اور الفضل کی انتظامیہ کو بتایا تک نہیں تھا تا کہ وہ اس کے باقاعدہ اجراء کی تاریخیں اس کے مطابق Set کرنے کی کوشش نہ کریں لیکن اب جبکہ اس کے اجراء کی تاریخ طے ہو چکی ہے تو اول آپ کا یہ خط دوبارہ میرے سامنے پیش ہوا ہے۔ دوسرے وہ تاریخ عین 1994ء کا آغاز ہے جو کہ اس الہام کے اعداد کا حقیقی مجموعہ ہے"۔

یوں خدا تعالیٰ نے سب کی نظروں سے اسے فیصلہ ہو جانے کے کئی روز بعد تک اوجھل رکھ کر یہ فعلی شہادت مہیا فرما دی کہ یہ فیصلہ اس کا تائید یافتہ اور اس الہام کی تکمیل کا مظہر ہے۔

مارچ 1994ء میں مکرم مولانا نصیر احمد قمر صاحب پاکستان سے واپسی پر اس اخبار کے مدیر اعلیٰ اور مینیجر مقرر ہوئے اور آج حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ہاتھوں کا لگایا ہوا یہ پودا بڑی شان و شوکت کے ساتھ نشوونما پاتے ہوئے ترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے۔

22واں جلسہ سالانہ
آئیوری کوسٹ

مورخہ 19 اور 20 فروری 2005ء جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کا بائیسواں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ ملک کے سیاسی مسائل کے باعث گزشتہ دو سال سے آئیوری کوسٹ میں جلسہ منعقد نہیں ہو سکا تھا، مگر امسال حالات میں قدرے بہتری رہی اور اللہ کے فضل سے جلسہ سالانہ کا انعقاد ممکن ہو سکا۔ جلسہ کے افتتاحی خطاب میں امیر صاحب جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ مکرم عبد الرشید انور صاحب نے قدرتی آفات کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس جلسہ میں چالیس ائمہ، اکتیس چیف اور پینتیس صدران جماعت یا ان کے نمائندگان شامل ہوئے۔ حکومت کے وزیر مذہبی امور کے نمائندے نے وزیر اعظم آئیوری کوسٹ کے پیغام میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو احسن رنگ میں سراہا اور اپنے بھرپور تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ دیگر عمائدین شہر میں نائب گورنر اور پولیس کمشنر شامل تھے

جلسہ میں ہونے والے دیگر خطابات میں "سیرت خاتم الانبیا ﷺ" "جدید ٹیکنالوجی اور اخلاقی ذمہ داریاں" جیسے موضوعات شامل تھے۔ جلسہ کے آخری روز خطاب میں مکرم امیر صاحب نے احمدی خواتین کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ چونکہ جلسہ کا اختتامی اجلاس 20 فروری کو ہو رہا تھا، اس لئے امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں پیشگوئی مصلح موعود کا مفصّل تذکرہ کیا۔

جلسہ میں میڈیا کے نمائندے شامل ہوئے اور جلسہ کے انعقاد کی خبر قومی اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی پر نشر ہوتی رہی۔ جلسہ میں کُل دو ہزار ایک سو اٹھارہ افراد شامل ہوئے جس میں سے عورتوں کی تعداد آٹھ سو تھی۔

(الفضل انٹرنیشنل 22/اپریل 2005ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 47651 میں ملک قیصر ندیم

ولد ملک نورالحق قوم ملک پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ سلامت پورہ راہوالی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 05-4-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ملک قیصر ندیم گواہ شد نمبر 1 میر نعیم الرشید وصیت نمبر 30262 گواہ شد نمبر 2 عرفان احمد ولد شمس الدین راہوالی

مسل نمبر 47652 میں مدثر احمد

ولد مظفر احمد قوم راجپوت کھچی پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عمران کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 05-4-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مدثر احمد گواہ شد نمبر 1 خالد احمد ولد محمد عبداللہ (مرحوم) گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 2 حکیم عبدالقدیر انجم ولد صوفی بشیر احمد گوجرانوالہ

مسل نمبر 47653 میں نصیر احمد

ولد محمد طفیل قوم ڈھلو پیشہ ملازمت عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 05-3-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔دس مرلہ رہائشی پلاٹ واقع نصرت جہاں کالونی نزد فیکٹری ایریا ربوہ مالیتی -/90000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد نصیر احمد گواہ شد نمبر 1 حکیم عبدالقدیر انجم گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 2 رشید احمد ولد فیض احمد گوجرانوالہ

مسل نمبر 47654 میں امتیاز احمد منور

ولد قاضی نذیر احمد قوم کھوکھر پیشہ پنشنر عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 05-4-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2300 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد امتیاز احمد منور گواہ شد نمبر 1 علی اکبر ولد عبدالمجید گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 2 عبدالرشید خاور ولد حکیم غلام رسول گوجرانوالہ

مسل نمبر 47655 میں سلسبیل

زوجہ امتیاز احمد منور قوم راجپوت کھوکھر پیشہ ملازمت عمر 53 سال بیعت 2000ء ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 05-4-17 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 5 تولے اندازاً مالیتی -/45000 روپے 2۔نقد رقم -/15000 روپے 3۔حق مہر بذمہ خاوند -/5000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/9500 روپے ماہوار بصورت ٹیچر مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ سلسبیل گواہ شد نمبر 1 علی اکبر گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 2 عبدالرشید خاور گوجرانوالہ

مسل نمبر 47656 میں انس احمد

ولد محمد رفیع مہار قوم مہار جٹ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عمران کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 05-4-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد انس احمد گواہ شد نمبر 1 خالد احمد ولد محمد عبداللہ (مرحوم) گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 2 حکیم عبدالقدیر انجم ولد صوفی بشیر احمد گوجرانوالہ

درخواست دعا

محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ لاہور بیمار ہیں احباب جماعت سے شفائے کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم ممتاز احمد صاحب لاہور بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب جماعت سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

پیرامیڈیکل کورسز کے بارہ میں معلومات

کسی اچھے ہسپتال یا میڈیکل ادارہ کی کامیابی میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ساتھ جہاں ڈاکٹرز کی قابلیت اورمہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔وہاں اس ادارہ کے شعبہ نرسنگ اور پیرا میڈیکل سٹاف کی مہارت کا بھی خاصا دخل ہوتا ہے۔لیکن عام طور پر یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ طلباء کی بہت کم تعداد ان شعبہ جات کی طرف توجہ کرتی ہے۔

ایسے طلباء جو میڈیکل کے شعبۂ کی طرف ذہنی رجحان رکھتے ہوں لیکن ڈاکٹر نہ بن سکیں۔ وہ ان شعبہ جات میں بھی جاسکتے ہیں ۔جماعت کو اپنے مختلف ہسپتالوں کیلئے اس شعبہ میں خاصی تعداد کی ضرورت ہے۔

اس سلسلہ میں بغرض رہنمائی چند معلومات درج ذیل سطور میں پیش ہیں۔

(1) کورسز: پیرامیڈیکل کے مندرجہ ذیل کورسز ہیں

(1) ڈسپنسر (2) لیبارٹری اسسٹنٹ (3) لیبارٹری ٹیکنیشن (4) ریڈیوگرافر (5) آپریشن تھیٹر اسسٹنٹ (6) آئی ٹیکنیشن (7) ڈینٹل ٹیکنیشن (8) ڈینٹل ہائی جینٹ (9) سینٹری اسسٹنٹ (10) ڈائیٹیشن (Dietition)

(2) دورانیہ ٹریننگ:۔

ان کورسز کیلئے ٹریننگ کا دورانیہ مختلف ہے۔تاہم کسی بھی کورس کیلئے زیادہ سے زیادہ دورانیہ تین سال ہے۔

(3) مطلوبہ تعلیمی معیار:۔

میٹرک سائنس کے ساتھ۔حاصل کردہ نمبر کم ازکم 50 فیصد

(4) مطلوبہ عمر

عمر 23 سال سے کم ہونی چاہئے۔

(5) فیس:۔

زیادہ تر ادارہ جات 1100 روپے ماہانہ فیس لے رہے ہیں۔

(6) ادارہ جات:۔

تمام ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ، تمام ٹیچنگ ہسپتال (جن میں میڈیکل کالج ہوں) گورنمنٹ پیرا میڈیکل سکول بہاولپور ، انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور۔ڈینٹل کالج لاہور۔

مندرجہ بالا سرکاری ادارۂ جات کے علاوہ بعض پرائیویٹ ادارے بھی یہ کورسز کرواتے ہیں۔لاہور میں ایسے 5 ادارہ جات ہیں ۔جن میں سے Ace اور TIME زیادہ بہتر شہرت رکھتے ہیں۔ گوجرانوالہ میں بھی ایک پرائیویٹ ادارہ جناح پیرامیڈیکل کالج ہے۔ فیصل آباد میں بھی حال ہی میں ایک نیا پیرا میڈیکل کالج کھلا ہے۔

(7) طریقہ امتحان:۔

پیرا میڈیکل کورسز کا امتحان ہر سال پنجاب میڈیکل فیکلٹی لاہور لیتی ہے۔ یہاں سے امتحان پاس کرنے والے طلباء پورے پاکستان اور اگر بیرون ملک جانا چاہیں تو وہاں بھی قبول کئے جاتے ہیں۔

ایسے طلباء جن کا ذہنی رجحان میڈیکل کی طرف ہو۔ اور ان کے نمبر میڈیکل کے مطلوبہ میرٹ سے کم ہوں۔ان کو ان شعبہ جات کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔

(نائب وکیل وقف نو)

درخواست دعا

مکرم محمد شفیع سلیم پوری صاحب سلیم پور ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں کہ میری پوتی مکرمہ سدرہ شوکت صاحبہ طالبہ M.Sc آنکھوں کی انفیکشن کی وجہ سے بیمار ہے احباب سے عزیزہ کی کامل صحت کیلئے اور امتحان میں نمایاں کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرمہ بشریٰ ایاز صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتی ہیں ۔ میرے والد مکرم میر ظفر اقبال احمد صاحب (سابق صدر جماعت راہوالی گوجرانوالہ) گزشتہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ریلوے ہسپتال اور پھر C.M.H لاہور میں کئی دن زیر علاج رہنے کے بعد اب گھر آچکے ہیں Bone Marrow میں شدید انفیکشن ہے ۔ علاج جاری ہے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل جو کہ گزشتہ ماہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے دورہ کے دوران روڈ ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہوگئے تھے۔اب ان کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے تاہم ابھی وہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت وسلامتی والی لمبی عمر سے نوازے۔آمین

مکرم محمد ایوب چغتائی صاحب رحمٰن پورہ لاہور کے دل کا ایک والو بند ہے ڈاکٹرز ہسپتال لاہور میں آپریشن متوقع ہے آپریشن کی کامیابی اور شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم خلیل احمد صاحب سمن آباد لاہور کی اہلیہ محترمہ شمیم اختر صاحبہ طویل عرصہ سے مختلف امراض میں مبتلا ہیں اور شیخ زاید ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خبریں

کشمیر اور فلسطین کے مسائل صدر جنرل پرویز مشرف نے آسٹریلیا کے دورہ میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ القاعدہ کا زور توڑنے کیلئے امریکہ کشمیر اور فلسطین کے مسئلے حل کرائے۔ ہم کشمیر سمیت تمام تنازعات کا پرامن حل چاہتے ہیں۔ عالمی امن کیلئے محروم لوگوں کو حقوق دینا ہونگے۔ پاکستانی فوج نے القاعدہ کی کمر توڑ دی ہے اب وہ بکھرے ہوئے چھوٹے چھوٹے گروپوں کی شکل میں پہاڑوں میں چھپے بیٹھے ہیں۔ 700 القاعدہ دہشت گردوں کو گرفتار کر کے ملک بدر کر دیا ہے۔ دینی مدارس کو شدت پسندی کے مراکز بننے سے روکنے کیلئے انہیں قومی دھارے میں شامل کر رہے ہیں۔

اقتصادی تعاون کا معاہدہ صدر جنرل پرویز مشرف کے دورہ آسٹریلیا کے نتیجے میں دونوں ملکوں نے کئی ایک معاہدوں پر دستخط کئے ہیں، جن میں اقتصادی تعاون کا معاہدہ بھی شامل ہے۔

بلدیاتی الیکشن قومی تعمیر نو بیورو کے چیئرمین دانیال عزیز نے تصدیق کی ہے۔ مقامی حکومتوں کے انتخابات دو مرحلوں میں 7 اور 11 راگست کو ہونگے۔ بلدیاتی انتخابات کے شیڈول کا اعلان 23 جون کو کیا جائے گا۔

سرکاری بھرتی کی عمر میں اضافہ حکومت نے سرکاری بھرتی کیلئے عمر کی حد 35 سال کر دی ہے اور اس ضمن میں متعلقہ اداروں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

پنجاب اسمبلی میں ہنگامہ پنجاب اسمبلی میں بحث کے دوران مسلم لیگ (ن) کے رکن رانا ثناء اللہ کے ریمارکس پر ہنگامہ اس قدر شدید ہو گیا کہ کئی ارکان ان پر حملے کیلئے ٹوٹ پڑے ایک رکن نے ان پر مائیک توڑ کر تان لیا۔ گالیوں اور جملے بازی کا تبادلہ تا دیر چلتا رہا۔ رانا ثناء اللہ کی طرف سے متنازعہ ریمارکس واپس لینے پر یہ ہنگامہ ختم ہوا۔ ڈپٹی اپوزیشن لیڈر ثناء اللہ اور اپوزیشن رکن رانا مشہود کی اسمبلی رکنیت 15 دن کیلئے معطل کر دی گئی ہے۔

ٹریفک حادثہ میں 15 ہلاک ڈسکہ روڈ پر ایک تیز رفتار مسافر بس، چاند گاڑی اور سڑک پر کھڑے ٹرک سے ٹکرانے کے بعد الٹ گئی اور اس میں آگ لگ گئی۔ جس کے نتیجہ میں 15۔افراد ہلاک اور 40 سے زائد زخمی ہو گئے۔

استعفیٰ نہیں دوں گا اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ وہ عراق کے تیل برائے خوراک پروگرام سے متعلق الزامات پر کسی صورت میں استعفیٰ نہیں دیں گے۔ یہ الزامات بے بنیاد ہیں۔

تحقیقاتی کمیٹی معاملے کی مناسب تحقیقات کرے۔

ڈاکٹر قدیر کو دل کا دورہ ڈاکٹر عبدالقدیر (ایٹمی سائنسدان) کو دل کا دورہ ہوا ہے۔ فوجی ہسپتال اے ایف سی آئی میں ان کی اینجیو گرافی کی جائے گی۔

کراچی میں کشیدگی ایم اے جناح روڈ کراچی پر جامع کلاتھ مارکیٹ کے قریب نامعلوم افراد کی فائرنگ سے سنی تحریک کے دو ارکان جاں بحق اور ایک راہ گیر زخمی ہو گیا۔ جبکہ ایک دوسرے واقعہ میں سنی تحریک کے کارکن کو اغوا کر کے گولیاں مار کر زخمی کر دیا گیا۔ کارکنوں نے مشتعل ہو کر ہنگامہ کیا اور 2 بسیں نذر آتش کر دیں۔

عراق میں 13 ہلاک عراق میں مارٹر گولوں کے حملوں اور سڑک کے کنارے نصب بم دھماکوں میں 5۔امریکی فوجیوں سمیت 13۔افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ ہلاکتوں میں اضافے کا اندیشہ ہے۔

افغانستان میں 9 اتحادی ہلاک افغانستان میں جنگجوؤں کے فوجی قافلوں پر حملوں کے نتیجہ میں 9 اتحادی مارے گئے۔ نیز 8 طالبان ہلاک اور 25 گرفتار کر لئے گئے۔ مانزی کے علاقے میں طالبان نے دو امریکیوں کو گولیوں سے چھلنی کر دیا۔

مسلم لیگ کا داخلی خلفشار پاکستان مسلم لیگ کے صدر چودھری شجاعت حسین نے پارٹی ڈسپلن کی صریحاً خلاف ورزی کرنے والے بعض وفاقی وزراء اور ارکان پارلیمنٹ کے خلاف سخت ایکشن لینے کا اصولی فیصلہ کیا ہے اور پارٹی ڈسپلن کے برعکس متنازعہ بیان بازی کرنے پر کم از کم ایک وفاقی وزیر کی مسلم لیگ کی بنیادی رکنیت منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

درخواست دعا

❁ مکرم حمید الدین اختر صاحب تحریر کرتے ہیں مکرم مسعود احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمود اسلم صاحب ناروے بیمار ہیں۔ اور حالت تشویشناک ہے۔ اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نور احمد صاحب میر پور خاص بیمار ہیں۔ مکمل شفایابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم محمد محمود خان صاحب ناظم صحت جسمانی علاقہ لاہور تحریر کرتے ہیں کہ میرے والد مکرم محمد ابراہیم خان صاحب (ملٹی کلر انٹرنیشنل لاہور) کو کچھ عرصہ سے شوگر، ہارٹ اور سانس کی تکلیف ہے۔ اور میری والدہ محترمہ ثریا خانم صاحبہ کو گھٹنوں اور کمر کی شدید درد رہتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے والدین کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

نمایاں کامیابی

❁ مکرم محمد رفاقت احمد صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے بیٹے مکرم غالب احمد عدنان صاحب نے بی سی ایس (آنرز) کے امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے اس پر یونیورسٹی آف ایرڈ ARID ایگریکلچر راولپنڈی نے سلور میڈل دیا ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے۔

ربوہ میں طلوع و غروب 18 جون 2005ء	
طلوع فجر	3:20
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	7:19

پریمیئر ایکسچینج کمپنی، بی، پرائیویٹ لمیٹڈ
ڈالر، سٹرلنگ پاؤنڈ، یورو، کینیڈین ڈالر و دیگر
فارن کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
بوٹا مارکیٹ نزد وسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ (دکان گلی کے اندر ہے)
فون:04524-212974-215068

خوشخبری
اب کراچی میں ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ کی مفید مجرب ادویات آپ کو مل سکتی ہیں
ایڈریس:
عطاء الرحمن F 64/1 مارٹن کوارٹر
نزد بیت الحمد مارٹن روڈ (جمشید روڈ) کراچی
فون :021-4122323

Govt. LIC NO. ID-541
خوشخبری
لاہور / اسلام آباد سے لندن معہ واپسی
خصوصی پیکج
آ گیا ہے فوری رابطہ
سبینا ٹریولز
فون ربوہ 04524-211211-213716
فیکس 04524-215211 موبائل 0320-4890196
فون اسلام آباد: 051-2829706-2821750
فیکس 051-2829652 موبائل 0300-5105594
فون لاہور: 0300-8481781

C.P.L 29FD

فوری ضرورت سٹاف
ہمیں اپنی ملز شاہنواز ٹیکسٹائل لمیٹڈ رائے ونڈ لاہور کے لئے مندرجہ ذیل سٹاف کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواست مع ضروری کاغذات مقامی صدر/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ 20 جون تک بھجوا دیں۔

عہدہ	تعداد	اہلیت
1۔فائرمین	1	تعلیم میٹرک عمر 45 سال سے زائد نہ ہو۔ تین سالہ تجربہ رکھتا ہو۔ فائرمین کا سرٹیفیکیٹ/سند رکھتا ہو۔
2۔سیکیورٹی گارڈ	6	تعلیم مڈل تا میٹرک، لکھ پڑھ سکتا ہو۔ صحت اچھی ہو۔ عمر 45 سال سے زائد نہ ہو۔ سابق فوجی ہو۔

درخواست بھیجنے کا پتہ
ایڈمن مینیجر شاہنواز ٹیکسٹائلز لمیٹڈ
6 کلومیٹر مانگا روڈ رائے ونڈ۔ فون 042-5391560